فجر اور عصر کے بعد قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عصر اور فجر کی نماز کے بعد قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تین اوقاتِ مکروہہ (یعنی طلوع آفتاب سے بیس منٹ تک، غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے تک اور ضحوہ کبری جسے عوام زوال کہتی ہے) کے علاوہ کسی بھی وقت میں قضا نماز پڑھی جا سکتی ہے، لہٰذا نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے، یا طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد گزر جانے کے بعد قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یونہی نمازِ عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے سے بیس منٹ پہلے تک کے وقت میں قضا نمازیں پڑھنا بھی شرعاً جائز ہے۔ البتہ نماز فجر و نماز عصر کے بعد علی الاعلان لوگوں کے سامنے ہرگز قضا نمازیں نہ پڑھی جائے کہ یوں گناہ کا اظہار ہوگا، لہٰذا ان اوقات میں تنہائی کے اندر قضا نماز پڑھے۔

تین اوقات مکروہ کے علاوہ کسی وقت بھی قضا نماز ادا کی جا سکتی ہے، چنانچہ در مختار مع حاشیہ رد المحتار میں ہے: ”وجمیع أوقات العمر وقت القضاء إلا الثلاثة المنهية (وهي الطلوع والاستواء والغروب)“ ترجمہ: تین مکروہ اوقات یعنی طلوع، نصف النہار اور غروب کے علاوہ تمام عمر قضا نمازیں ادا کرنے کا وقت ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 2، کتاب الصلاۃ، صفحہ 633-634، دار المعرفۃ بیروت)

جن اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے جیسے طلوعِ فجر و نماز عصر کے بعد، ان میں بھی قضا نماز پڑھنا شرعاً بلا کراہت جائز ہے، چنانچہ تحفۃ الفقہاء میں ہے: ”وأما الأوقات الأخر التي تكره الصلاة فيها لمعنى في غير الوقت فمنها بعد طلوع الفجر إلى أن يصلي الفجر <u>وبعد صلاة الفجر إلى أن تطلع الشمس وبعد صلاة العصر إلى أن تتغير الشمس للغروب فلا خلاف أن أداء التطوع المبتدأ مكروه فيها ولا خلاف أن قضاء الفرائض والواجبات يجوز</u>

فيهامن غير كراهة"ترجمہ: اورجہاں تک دوسرے اوقات کا تعلق ہے جن میں وقت کے علاوہ کسی اور وجہ سے نماز مکروہ ہے، توان اوقات میں سے فجر طلوع ہونے کے بعد سے فجر کی نمازادا کرنے تک اور فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے، اور عصر کی نماز کے بعد سے یہاں تک غروب کیلئے سورج کے زرد پڑنے تک کا وقت۔ تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ان اوقات میں نفل نماز شروع سے پڑھنا مکروہ ہے، اوراس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ فرض اور واجب نمازوں کی قضا ان اوقات میں بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔ (تحفۃ الفقہاء، جلد1، صفحہ106، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

قضا نماز کو علی الاعلان مسجد میں یا لوگوں کے سامنے ادا نہ کیا جائے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "قد صرحوا بأن الفائتة لا تقضى في المسجد لما فيه من إظهار التكاسل في إخراج الصلاة عن وقتها فالواجب الإخفاء" ترجمہ: فقہائے کرام نے صراحت کی ہے کہ فوت شدہ نماز مسجد میں قضا نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس میں نماز کو اس کے وقت سے نکالنے میں سستی ظاہر کرنا پایا جاتا ہے، اس لیے اسے پوشیدہ طور پر ادا کرنا واجب ہے۔ (بحر الرائق، جلد1، صفحہ276، دارالکتاب الاسلامی، بیروت)

در مختار میں ہے: "وينبغي أن لا يطلع غيره على قضائه؛ لأن التأخير معصية فلا يظهرها" ترجمہ: اور چاہیے کہ اس کے علاوہ کوئی شخص اس کی قضا پر مطلع نہ ہو، کیونکہ تاخیر کرنا گناہ ہے، لہٰذا اسے ظاہر نہ کرے۔ (در مختار، جلد2، صفحہ650، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-851

تاریخ اجراء: 14صفر المظفر1447ھ/09اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net